

## 33694-اسلام میں نماز کا مقام

سوال

گزارش ہے کہ دین اسلام میں نماز کے مقام کی وضاحت کریں؟

پسندیدہ جواب

اسلام میں نماز کو بہت مقام اور مرتبہ حاصل ہے، اس کے مقام پر کوئی اور عبادت نہیں پہنچ سکتی۔۔۔

اس کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

اول:

یہ دین کارکن اور ستون ہے جس کے بغیر دین اسلام مکمل نہیں ہوتا۔۔۔

حدیث میں ہے جسے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تجھے سارے معاملہ (یعنی دین) کی چوٹی اور ستون اور اس کی کوہاں کی خبر نہ دوں؟"

تو میں نے عرض کیا اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دین اسلام کی چوٹی اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی کوہاں جہاد ہے۔۔۔"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2616) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2110) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم:

اس کا مرتبہ کلمہ شhadat کے بعد آتا ہے تاکہ یہ اعتقاد کے صحیح اور سلیم ہونے کی دلیل ہو، اور دل میں جو کچھ جاگریں ہوا ہے اس کی دلیل اور تصدیق ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبد نہیں، اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکاۃ ادا کرنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

اور نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ : اسے مکمل طور پر اس کے افعال اور اقوال کے معین کردہ اوقات میں ادا کیا جائے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**(لیکن ما منوں پر نمازوں وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے)۔**

یعنی محدود اور معین وقت میں۔

سوم :

نماز کی فرضیت کے مقام اور مرتبہ کی بنابر نماز کو باقی ساری عبادات میں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے ...

نماز ایسی عبادت ہے جسے کوئی فرشتے لے کر زمین پر نماز نہیں ہوا لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معاراج کی نعمت سے نوازا اور خود بغیر کسی واسطہ کے نماز کی فرضیت کے ساتھ مخاطب ہوا، اور اسلام کی ساری عبادات میں سے نماز ہی ایک واحد عبادت ہے جسے یہ خصوصیت حاصل ہے۔

نماز معاراج والی رات فرض تقریباً بھرت سے تین برس قبل فرض کی گئی۔

اور پھر پھر اس نمازیں فرض ہوئی تھیں، لیکن بعد میں تخفیف کر کے اسے پانچ نمازوں میں پدل پایا گیا، اور ثواب پھر اس نمازوں کا ہی باقی رکھا گیا، جو کہ نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کی دلیل اور اس کے عظیم مقام و مرتبہ کی دلیل ہے۔

چہارم :

نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ خطاؤں اور غلطیوں کو معاف فرماتا ہے :

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ :

انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے نہ ہو اور وہ اس میں پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟"

تو صحابہ کرام نے عرض کیا : اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نماز پڑھنا کی یہی مثال ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ گن ہوں کو مٹاتا ہے"

"مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے دروازے کے سامنے نہ ہو اور اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن کوئی میل باقی رہے گی؟"

تو صحابہ نے عرض کیا: اس کے بدن پر کوئی میل چکیل باقی نہیں رہے گی۔

تُورسُولَ كَرِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْرَمَايَا:

"تو نماز پڑھنے کی مثال بھی اسی طرح ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غلطیوں کو مٹاتا ہے"

صحيح بخاري حديث نمبر (528) صحيح مسلم حديث نمبر (667).

۷

نمازوں کی گم ہونے والی آخری چیز ہے، اگر کسی ضائع ہو جائے تو سارے دین ہی ضائع ہو جاتا ہے۔۔۔

چابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی اور شرک و کفر کے مابین نماز کا ترک کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (82)

اس لیے مسلمان کو جا سیئے کہ وہ نماز اس کے اوقات میں ادا کرنے کی حرکت رکھے، اور نماز سے سستی اور کاملی نہ کرے۔

اللہ سچانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۰۔ ان نمازوں کے ملاکت ہے جو نماز سستی کرتے ہیں۔ الماعون

اور اللہ تعالیٰ نے نماز ضائع کرنے والے کو وعد سناتے ہوئے فرمایا:

۔ (تو ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز خالع کر دی اور شووات کے پیچے حل نکلے، عقفریب انہیں جسم میں ڈالا جاتے گا)۔

ش

روز قیامت نماز کے مارہ میں سے سلے حساب ہو گا۔

ابو یہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"روزی قیامت بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب و کتاب ہوگا، اگر تو صحیح ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہے، اور اس نے نجات حاصل کر لی، اور اگر یہ فاسد ہوئی تو وہ ناکام اور خائب و خاسر ہوگا، اور اگر اس کے فراغتوں میں کچھ کمی ہوئی تو رب ذوالجلال فرمائے کا دیکھوکیا میرے بندے کے نوافل ہیں، تو فراغتوں کی کمی ان نوافل سے پوری کی جائیگی، پھر اس پر سارے عمل اس پر ہونگے"

سنن نسافی حدیث نمبر (465) سنن ترمذی حدیث نمبر (413) علامہ ابافی رحمة اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2573) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے ذکر و شکر کرنے اور اپنی بہتر عبادت کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

مراجع :

کتاب الصلاۃ ڈاکٹر طیار صفحہ نمبر (16) توضیح الاحکام الصیام (1/371) تاریخ مشروعیۃ الصلاۃ للبوشی صفحہ نمبر (31).

واللہ اعلم۔